S_1997_3_219_223

عدالت عظمیٰ رپورٹس 1997 ایس یو پی پی 3ایس سی آر

شری دلیپ کے۔باسو وغیرہ

بنام۔

ریاست مغربی بنگال اور دیگران

1اگست1997

ڈاکٹر۔اے۔ایس۔آنند اور کے۔ٹی۔تھامس، جسٹسز

بھارت کا آئین1950:

آرٹیکل 21، 22اور32-ڈی۔کے۔واسو کے معاملے میں دی گئی ہدایات-متعلقہ حکام سے تعمیل کی رپورٹ طلب کی گئی۔

ڈی۔کے۔باسو بنام ریاست مغربی بنگال،(1997)1ایس سی سی 416،حوالہ دیا گیا۔

فوجداری بنیادی دائرہ اختیار فوجداری متفرق 1997. کی پٹیشن نمبر 4201۔

بھارت کا آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت

میں

تحریری درخواست(سی آر ایل۔)1986 کے نمبر539۔

بھارت کا آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت۔

تحریری درخواست(سی آر ایل۔)نمبر۔592/87

ڈاکٹر اے ایم سنگھبنام، ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل(اے سی)، محترمہ سروچی اگروال، سشیل کمار، جین، وائی پی ڈھمیجا، بی کرشنا پرساد، محترمہ اے سبھاشینی، بی بی سنگھ، اوماناتھ سنگھ، بی ایس چاہر، اشوک ماتھر، محترمہ ہیمنتیکا وہی، محترمہ نندنی مکھرجی، کیلاش واسدیو، سی کے ساسی، راج کمار مہتا، دلیپ سنہا، کے آرنا گراج، محترمہ ایس جنانی، ارونیشور گپتا، جی پرکاش، محترمہ بینا پرکاش، شکیل احمد سید، ایس ایم جادھو، ڈی ایم نرگولکر، اے ایس پنڈیر، آر بی مشرا، گنٹور پربھاکر، پریم مل ہوترا، ایم ویراپا، آر ایس سودھی، جے کے منہاس، وی کرہنا مورتی، ڈی این مکھرجی، ٹی سریدھرن، گوپال سنگھ، ڈی ایس مہرا، محترمہ کاماکشی سنگھ مہلوال، وی جی پرگسم اور محترمہ کامنی جیسوال شرکت کرنے والی پارٹیوں کے لیے۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

18 دسمبر 1996 کو ڈی کے باسو بنام ریاست مغربی بنگال، (1997) 1 ایس سی سی 416 میں، اس عدالت نے گرفتاری یا حراست کے تمام معاملات میں کچھ بنیادی "تقاضے" طے کیے جب تک کہ حراست کے تشدد کو روکنے کے اقدام کے طور پر اس سلسلے میں قانونی توضیعات نہیں بنائے جاتے۔

تقاضے مندرجہ ذیل ہیں:

1. " گرفتاری کرنے والے اور گرفتار شخص سے پوچھ گچھ کرنے والے پولیس اہلکاروں کو اپنے عہدہ کے ساتھ درست، مرئی اور واضح شناخت اور نام کے ٹیگ لگانے چاہئیں۔ گرفتار شخص سے پوچھ گچھ کرنے والے ایسے تمام پولیس اہلکاروں کی تفصیلات رجسٹر میں درج ہونی چاہئیں۔

2. کہ گرفتار شخص کی گرفتاری کرنے والا پولیس افسر گرفتاری کے وقت گرفتاری کا میمو تیار کرے گا اور اس میمو کی تصدیق کم از کم ایک گواہ کرے گا، جو یا تو گرفتار شخص کے خاندان کا رکن ہوسکتا ہے یا اس علاقے کا کوئی قابل احترام شخص ہوسکتا ہے جہاں سے گرفتاری کی گئی ہے۔ اس پر گرفتار شخص کے جوابی دستخط بھی ہوں گے اور اس میں گرفتاری کا وقت اور تاریخ شامل ہوگی۔

3. ایک شخص جسے گرفتار کیا گیا ہے یا حراست میں لیا گیا ہے اور اسے پولیس اسٹیشن یا تفتیشی مرکز یا دیگر لاک اپ میں حراست میں رکھا گیا ہے، وہ اس بات کا حقدار ہوگا کہ اس کے ایک دوست یا رشتہ دار یا دوسرے شخص کو اس کی جانکاری ہو یا اس کی فلاح و بہبود میں دلچسپی ہو، جتنی جلدی ممکن ہو، کہ اسے گرفتار کر لیا گیا ہے اور اسے مخصوص جگہ پر حراست میں لیا جا رہا ہے، جب تک کہ گرفتاری کے تحریری نوٹ کا تصدیق کرنے والا گواہ خود گرفتار شخص کا ایسا دوست یا رشتہ دار نہ ہو۔

4. گرفتاری کے بعد 8 سے 12 گھنٹے کی مدت کے اندر ضلع میں لیگل ایڈ آرگنائزیشن اور متعلقہ علاقے کے پولیس اسٹیشن کے بذریعے گرفتار شخص کی گرفتاری کے وقت، جگہ اور تحویل کے مقام کو پولیس کے بذریعے مطلع کیا جانا چاہیے جہاں گرفتار شخص کا اگلا دوست یا رشتہ دار ضلع یا قصبے سے باہر رہتا ہے۔

5. گرفتار شخص کو اس حق سے آگاہ کیا جانا چاہیے کہ جیسے ہی اسے گرفتار کیا جائے یا حراست میں لیا جائے کسی کو اس کی گرفتاری یا حراست سے آگاہ کیا جائے۔

6. حراست کی جگہ پر موجود ڈائری میں اس شخص کی گرفتاری کے حوالے سے اندراج کیا جانا چاہیے جس میں اس شخص کے اگلے دوست کا نام بھی ظاہر کیا جائے گا جسے گرفتاری کے بارے میں مطلع کیا گیا ہے اور ان پولیس اہلکاروں کے نام اور تفصیلات جن کی تحویل میں گرفتار شخص ہے۔

7. گرفتار شخص، جہاں وہ درخواست کرتا ہے، اس کی گرفتاری کے وقت بھی جانچ کی جانی چاہیے

اوراس کے جسم پر اگر کوئی بڑی اور معمولی چوٹیں موجود ہوں تو اس وقت ریکارڈ کی جانی چاہیے۔"انسپیکشن میمو" پر گرفتاری کو متاثر کرنے والے گرفتار شخص اور پولیس افسر دونوں کے دستخط ہونے چاہئیں اور اس کی کاپی گرفتاری کو متاثر کرنے والے پولیس افسر اور گرفتاری کو متاثر کرنے والے پولیس افسر کو فراہم کی جانی چاہیے اور اس کی کاپی گرفتار شخص کو فراہم کی جانی چاہیے۔

8. ریاست یا مرکز کے زیر انتظام علاقے کی صحت خدمات کے ڈائریکٹر کے ذریعہ مقرر کردہ منظور شدہ ڈاکٹروں کے پینل پر ایک ڈاکٹر کے ذریعہ حراست کے دوران گرفتار شخص کا ہر 48 گھنٹے بعد ایک تربیت یافتہ ڈاکٹر کے ذریعے طبی معائنہ کیا جانا چاہیے۔صحت خدمات کے ڈائریکٹر کو تمام تحصیلوں اور اضلاع کے لیے بھی ایسا پینل تیار کرنا چاہیے۔

9. تمام دستاویزات کی کاپیاں بشمول اوپر مذکور بقایا جات کی یادداشت، ایلقہ مجسٹریٹ کو ریکارڈ کے لیے بھیجی جائیں۔

10. گرفتار شخص کو پوچھ گچھ کے دوران اپنے وکیل سے ملنے کی اجازت دی جاسکتی ہے، حالانکہ پوری تفتیش کے دوران نہیں۔

11. تمام ضلعی اور ریاستی ہیڈکوارٹرز پر ایک پولیس کنٹرول روم فراہم کیا جانا چاہیے، جہاں گرفتاری کا سبب بننے والے افسر کے ذریعے گرفتاری اور گرفتاری کی جگہ کے بارے میں معلومات فراہم کی جائیں، گرفتاری کے 12 گھنٹے کے اندر اور پولیس کنٹرول روم میں اسے ایک نمایاں نوٹس بورڈ پر دکھایا جانا چاہیے۔

اس عدالت نے یہ بھی رائے دی کہ مذکورہ بالا تقاضوں کی تعمیل کرنے میں ناکامی، متعلقہ عہدیدار کو محکمہ جاتی کارروائی کا ذمہ دار ٹھہرانے کے علاوہ، اسے توہین عدالت سزا کا بھی ذمہ دار بنائے گی اور توہین عدالت کارروائی ملک کی کسی بھی عدالت عالیہ میں شروع کی جاسکتی ہے، جس کا اس معاملے پر علاقائی دائرہ اختیار ہو۔اس عدالت نے مزید کہا:

"مذکورہ بالا تقاضوں کو ڈائریکٹر جنرل آف پولیس اور ہر ریاست/ مرکز کے زیر انتظام علاقے کے ہوم سکریٹری کو ارسال کیا جائے گا اور یہ ان کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ اسے اپنے چارج کے تحت ہر پولیس اسٹیشن میں منتقل کریں اور ہر پولیس اسٹیشن پر ایک نمایاں جگہ پر اس کی اطلاع حاصل کریں۔عام لوگوں کی معلومات کے لیے ان تقاضوں کو حاصل کرنے کے لیے مقامی زبان میں کتابچے شائع اور تقسیم کرکے دوردرشن کے قومی نیٹ ورک پر دکھائے جانے کے علاوہ آل بھارت ریڈیو پر ضروریات کو نشر کرنا بھی مفید ہوگا اور بڑے مفاد کی

تکمیل کرے گا۔ ہماری رائے میں گرفتار شخص کے حقوق کے بارے میں بیداری پیدا کرنا حراست کے جرم کی برائی سے نمٹنے اور شفافیت اور جوابدہی لانے کے لیے صحیح سمت میں ایک قدم ہوگا۔ یہ امید کی جاتی ہے کہ ان تقاضوں سے تفتیش اور تفتیش کے دوران قابل اعتراض طریقوں کے استعمال کو اگر مکمل طور پر ختم نہیں کیا گیا تو اسے روکنے میں مدد ملے گی جس کی وجہ سے جرائم کو حراست میں لیا جاتا ہے۔"

ہدایات جاری ہوئے سات ماہ سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ان درخواستوں کے بذریعے ڈاکٹر سنگھوی، فاضل امیکس کیوری، جنہوں نے مرکزی پٹیشن میں عدالت کی مدد کی تھی، ایک ہدایت طلب کرتے ہیں، جس میں ڈائریکٹر جنرل آف پولیس اور ہر ریاست/ مرکز کے زیر انتظام علاقے کے ہوم سکریٹری سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ اس عدالت کو مذکورہ بالا ہدایات کی تعمیل اور آل بھارت ریڈیو اور نیشنل نیٹ ورک آف دوردرشن کی طرف سے ضروریات کو نشر کرنے کے لیے اٹھائے گئے اقدامات کی اطلاع دیں۔

ہم رجسٹری کو ہدایت دیتے ہیں کہ وہ اس درخواست کی ایک کاپی، اس حکم کی ایک کاپی کے ساتھ مدعا علیہان 1 سے 31 کو بھیجیں تاکہ ڈائریکٹر جنرل آف پولیس اور متعلقہ ریاست/ مرکز کے زیر انتظام علاقے کے ہوم سکریٹری کی رپورٹ/ رپورٹیں، گرفتاریوں سے متعلق مذکورہ ہدایات کی تعمیل کے حوالے سے اس عدالت کو بھیجیں۔ رپورٹ ٹیبلر شکل میں بتائے گی کہ کون سے "تقاضوں" کو پورا کیا گیا ہے اور کس طریقے سے کیا گیا ہے، نیز کون سے "تقاضے" ہیں جن پر ابھی عمل کرنا باقی ہے اور ان پر عمل درآمد کے لیے کیا اقدامات کیے جا رہے ہیں۔

نشریات کے حوالے سے آل بھارت ریڈیو اور دوردرشن کے ڈائریکٹرز سے بھی رپورٹ حاصل کی جائے گی۔

جواب دہندگان 1 سے 31 تک کا نوٹس، اس کے علاوہ، عدالت عظمیٰ میں متعلقہ ریاستوں/ مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے مستقل وکیل کے بذریعے بھی پیش کیا جا سکتا ہے۔ رپورٹیں موصول ہونے کے بعد، اس کی کاپیاں ایڈوکیٹ آن ریکارڈ برائے ڈاکٹر سنگھوی، محترمہ سروچی اگروال، ایڈوکیٹ کو پیش کی جائیں گی۔

آج سے چھ ہفتوں کے اندر، اوپر بیان کردہ شرائط میں اس عدالت میں رپورٹیں پیش کی جائیں گی۔ معاملات کو سات ہفتوں کے بعد نگرانی کے لیے بورڈ پر رکھا جائے گا۔

آر۔پی۔

سی آر ایل۔ ایم پی زیر التواء اور درخواست نمٹائی گئی۔